ریسرچ جرنل تحقیق

جلد04، شمارہ 02 ، دسمبر 2023

آمنہ شہزادی

وزٹینگ لیکچرار، شعبہ اُردو، گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج، سانگلہ ہل

ڈاکٹر محمد نواز کنول

اسسٹنٹ پروفیسر، صدر شعبہ اُردو، گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج، سانگلہ ہل

Amna Shahzadi

Visiting Lecturer, Dept. of Urdu, Government Islamia Graduate College, Sangla Hill

Dr. Muhammad Nawaz Kanwal

Assistant Professor, Head of Urdu Department, Government Islamia Graduate College, Sangla Hill

عبدالعزیز خالؔد بحیثیت منقبت نگار

(بوترابؑ کے حوالے سے تحقیقی و تنقیدی جائزہ)

"MANQBAT" WRITING BY ABDUL AZIZ KHALID (CRITICAL ANALYSIS OF "ABU TURAB")

eISSN: 2789-6331
pISSN: 2789-4169

Copyright: © 2023 by the authors.
article open-accessThis is an distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT:

"Buturab" a praise worthy Munqbat (Panegyric) by the most stunning multi-lingual poet consists of 313 verses. This panegyric is heart felf expression of his very feruent and profound love for the most meritorious Hazrat Ali (A.S). Abdul Aziz Khalid has tried his best to cover the many aspects of multifarious personality of Ali (A.S) such as his birth in Ka'aba, his knowledge and wisdom, his mettle and spirit, Ghadeer-e-Khum, Karbla, Sacrifices, Nehyul Balgha and the grandeur of his character etc.

KEYWORDS: Manqbat,, Writing, Translation, Urdu, Abdul Aziz Khalid, Critical Analysis, Abu Turab.

شاعرِ ہفت زباں عبدالعزیز خالؔد کی منقبت ''بُوترابؑ''کا شمار طویل اُردو نظم کی روایت میں ہوتا ہے۔بُوترابؑ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم کی منقبت ہے۔یہ منقبت مسلسل نظم کی صورت میں ہے۔اس کے اشعار کی تعداد ۳۱۳ ہے۔

منقبتِ حیدرِ کرارؓ "بُوترابؓ" کا ۱۳۱۳ اشعار پر مشتمل ہونا عبدالعزیز خالدؔ کی وسعتِ علمی اور قادر الکلامی کا واضح ثبوت ہے۔

ڈاکٹر انور سدید عبدالعزیز خالدؔ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

عبدالعزیز خالدؔ نے حمد، منقبت کی اصناف میں بھی متعدد عمدہ نظمیں لکھی ہیں۔"(۱)

عبدالعزیز خالدؔ کی منقبت "بُوترابؓ" ان کی اپنے ممدوح حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے قلبی محبت و مودّت کا اعلیٰ ثبوت ہے۔ بُوترابؓ کے حوالے سے عبدالسلام خورشید لکھتے ہیں:

"عبدالعزیز خالدؔ بُوترابؓ۔۔۔ منقبت حیدرِ کرارؓ منظر عام پر لائے ہیں۔ اسے دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اب ان کی زبان کا بھاری پن کم ہو رہا ہے۔"(۲)

عبدالعزیز خالدؔ نے بُو ترابؓ میں محبتِ رسول ﷺ واہل بیت اطہارؓ سیرت علیؓ، فضائل مولائے علیؓ، مولودِ کعبہ، باب العلم وباب الحکمۃ شجاعت علیؓ، برادر نبی کریم ﷺ، ذکرِ کربلا، اور احادیث کی روشنی میں مقام علیؓ بیان کر کے اپنی فکری وابستگی کا والہانہ اظہار کیا ہے۔ گویا بُو ترابؓ میں عبدالعزیز خالدؔ کا فکر وفن ان کے مطالعہ اور قادر الکلامی پر دال ہے۔

منقبت "بُوترابؓ" کا فکری وفنی جائزہ درج ذیل ہے:

عبدالعزیز خالدؔ نے "بُوترابؓ" میں حضرت علیؓ کی کعبے میں ولادت کا والہانہ انداز میں ذکر کیا ہے۔ دنیائے اسلام کی تاریخ کا یہ منفرد واقعہ ہے کہ حضرت علیؓ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ عبدالعزیز خالدؔ لکھتے ہیں:

ہے ولادت گاہ جس کی بیت محمورِ حرم
وہ علی ابنِ ابی طالبؓ وہ شاہِ لافتیٰ (۳)

حضرت علیؓ نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا خالدؔ لکھتے ہیں:

اوّلین بچہ مشرف جو ہُوا اسلام سے
وادیٔ مکہ میں گونجی جس کی گلبانگِ صلا (۴)

حضرت علیؓ شیرِ خُدا ہیں وہ خانوادہ نبوّت کے امیں ابوالحسنینؓ ہیں:

بُو محمد بھی کہیں اس کو ابوا لحنینؑ بھی

دَابۃُالجنّت وہی ہے ،ہے وہی شیر خُدا(۵)

حضرت علیؑ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے عبدالعزیز خالدؔ کا انداز بیان محبتِ علیؑ کا عکاس ہے۔وہ شیر خدا ہیں حضرت علیؑ کا سیرت پاک کا بیان دل کش انداز میں یوں بیان کرتے ہیں:

وہ عزیزِ خاطر پاک نبی الانبیاء

جو ولایاتِ وِلا کا ہے ولّی الاولیاء(۶)

وہ علیم و عالِم واعلم جوباب العلم ہے

مَالَہٗ معلوم جس کو عَلّمَ القرآن کا(۷)

عبدالعزیز خالدؔ حضرت علیؑ کو اسمِ اعظم گنجِ بقا کے امانت دار کے مضمون کو یوں بیان کرتے ہیں:

دیدہ ور جس کو محیطِ عَالَم دانش کہیں

دہ امانت دارِ اسمِ اعظم گنجِ بقا(۸)

حضرت علیؑ پیکرِ صدق وصفااور صبر ورضا کے حوالے سے بلند مقام رکھتے ہیں۔

درج ذیل اشعار دیکھیے:

وہ وجودِ ناب جو ہے پیکِ اصلاح و صلاح

وہ اُولُو الالباب جو ہے پیکرِ صدق و صفا(۹)

عبدالعزیز خالدؔ منبع سخا حضرت علیؑ کے بارے میں کہتے ہیں:

طبع خرّم سربہ سر پیرایۂ لطف و کرم

ذاتِ پُر مایہ ہمہ سرمایۂ جُودوسخا(10)

عبدالعزیز خالدؔ ”بُوترابؑ“میں سیرت وفضائل علیؑ عشقِ اہل بیت اطہارؑ میں ڈوب کر بیان کرتے ہیں۔

وہ یدُاللہ، صاحبِ رایت، مقیمُ الحجۃِ
وہ شہید و شاہد و صادق، امامِ اولیاء(11)

حضرت علی ابوالحسینن کریمینؑ اور شیرِ خُدا ہیں خالد کہتے ہیں:

بُو محمدؐ بھی کہیں اس کو ابوالحسینَن بھی
دَابَۃُ الجنّت وہی ہے، ہے وہی شیرِ خُدا(۱۲)

حضرت علیؑ پیکر محبت و شفقت، صدق وصفا کا بلند ترین نمونہ اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ ہیں عبد العزیز خالدؔ لکھتے ہیں:

اک دُنیا دے گواہی جس کے زہد و فقر کی
وہ مصفیٰؑ صافی و صوفی صفی الاصفیا(۱۳)

جس میں تقویٰ و ذکات کا ہے نادر امتزاج
جو تقی الا تقیا ہے، جوذ کی الا ذکیا(۱۴)

حضرت علیؑ شہ مرداں، حاملِ اُمّ لکتاب اور مولودِ کعبہ ہیں۔ عبد العزیز خالدؔ نے "بُوترابؑ" میں مولا علیؑ کو یوں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے:

شافعِ محشر ﷺ سے لی جس نے شفاعت کی سند
پرتَو نبوّت سے جو ہے نُورالھدیٰ(15)

فاطمہ بنت اسد کی خوش نصیبی کو سلام
جس کے پہلو سے ہویدا یہ شہ مرداں ہُوا(16)

عبد العزیز خالدؔ "بُوترابؑ" میں حضرت علیؑ کے فضائل مبارک کا محبت اور مودّت کے ساتھ تذکرہ کیا ہے۔ یہ مودّت جو حکم الٰہی ہے شاعرِ خالدؔ کے پیشِ نظر ہے درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجیے:

رفعتیں جس کی میانہ قامتی کے آگے خم
بر بنائے پاکیِ جو ہر جو ہے زینُ الورا(17)

ہے شعار اس کا کتاب اللہ، دُعا اس کا دِثار
سینہ اس کا مہبطِ اسرارِ دینِ مصطفیٰؐ(۱۸)

حضرت علیؑ کے فضائل گنواتے ہوئے عبدالعزیز خالدؔ سرور و مطمئن انداز سے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں:

وہ نعیم و ناعم و مُنعم جو ہے انعامِ حق
جس کے وصفوں کی نہیں ہے کوئی حد و انتہا(۱۹)

عبدالعزیز خالدؔ مزید کہتے ہیں:

اک فضیلت اس کی یہ بھی ہے کہ ہے زوجِ بتولؑ
اور ہے آغاز ہی سے شاملِ اہلِ ہُدیٰ(۲۰)

وہ میرے واسطے ہارونِ موسیٰ کی طرح
آخرت میں اور دُنیا میں وہ بھائی ہے میرا(۲۱)

عبدالعزیز خالدؔ واقعہ خُم غدیر اور شبِ ہجرت کے حوالے سے مولا علیؑ کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں بھی حاضر تھا بوقتِ خطبۂ خُم غدیر
جب اسے بخشی پیمبر نے ردائے قُل کفیٰ(۲۲)

سر فروشی اس کی خُو تسلیم جاں اس کا شعار
جو شبِ ہجرت بنا قائم مَقامِ مصطفےٰؐ(۲۳)

حضرت علیؑ کا ہر قول فعل سُنتِ نبوی ﷺ کی ترجمانی کرتا ہے۔ عبدالعزیز خالدؔ اس حوالے سے لکھتے ہیں:

قول اس کا پاسبان حرمتِ قول و قرار
فعل اس کا ترجمانِ سُنّتِ مہر و وفا(۲۴)

عبدالعزیز خالدؔ نے فضائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حوالے سے صفات و فضائلِ رسول الکریم ﷺ کا انھیں معتمد اور امانتدار قرار دیا ہے:

جو امینؐ و معتمد کا ہے امین و معتمد
مانتی ہے ایک دُنیا جس کو اپنا پیشوا(25)

عبدالعزیز خالدؔ نے منقبت ''بُوترابؑ'' میں خانوادہ رسول ﷺ کے ساتھ اپنی عقیدتوں کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے دشتِ کربلا میں جگر گوشہ رسول ﷺ کی شہادت کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے:

کربلا کے شہزادے کھیلے اس کی گود میں
کب سے جن کے خون کی پیاسی تھی ارضِ نینوا(26)

وہ کہ ہے جس کے جگر گوشوں کے خونِ ناب سے
لالہ فام اب تک بساطِ ریگِ دشتِ کربلا(27)

جن کی رگ ہائے گلو سے اب بھی رِستا ہے لُہو
روئیں گے جن کو قیامِ حشر تک اہلِ عزا(28)

حضرت علیؑ مولودِ کعبہ اور شہید مسجد ہیں یہ دونوں فضلتیں ان کو ذاتِ حق نے منفرد بے مثل عطا کی ہیں۔ عبدالعزیز خالدؔ اس حوالے سے کہتے ہیں:

اس کی پیدائش ہوئی کعبے میں مسجد میں وفات
ہیں مبارک دونوں ہی، کیا مختتم ، کیا مبتدا(29)

عبدالعزیز خالدؔ مولا علیؑ کی شہادت کے مقام و مرتبے کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں:

رکھ کے سر اپنا ہتھیلی پر اسے کرتا ہوں پیش
کیا کہوں تُجھ سے شہادت کا مقام و مرتبہ[30]

وہ ولی اللہ کہ ہے آسودۂ خاکِ نجف
جس کے روضے کی زیارت امن و تسکین و شفا[31]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم صاحب نہج البلاغہ ہیں۔وہ سر چشمہ حکمت و عرفان باب العلم اور امام الاولیاء ہیں آپ کے علم وحلم کے حوالے سے عبد العزیز خالدؔ کہتے ہیں:

وہ امیر النّحل وہ دروزۂ شہرِعلوم
چڑھ کے منبر پر جو دیتا ہے"سلونی"کی صدا[۳۲]

وہ یُد اللہ ، صاحبِ رایت ، مقیم الحجۃ
وہ شہید و شاہد و صادق ، امام الاولیاء[33]

محرم سرِ مکتم دیدۂ معنی نگر
اس کا اندازہ مجھے " نہج البلاغہ " سے ہُوا[34]

حضرت علیؑ معدنِ وعلم وحکمت ہیں، حکمت ان کے گھر کی باندی ہے:

معدنِ علم و خبر سر چشمہ حکمت ہے وہ
آشکار جس خرد افروز پر رازِ بقا[35]

عبد العزیز خالدؔ نے منقبت "بُوتراب" میں نہج البلاغہ کے حوالے سے درسِ حکمت کے مضامین کو اشعار میں عقیدت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجئے:

کاشفِ نیک وبد عیب وہنر ہے گفتگو
آدمی اپنی زباں کے نیچے رہتا ہے چُھپا[36]

اک درندہ ہے زباں چھوڑو تو کاٹے گا ضرور
ہو اگر قابو میں وحشی تو شفا ورنہ شقا[37]

نہج البلاغہ میں اقوالِ مولا علیؑ حکمتوں سے بھرپور ہیں ان اقوال میں ہر خاص وعام کے لیے خیر کثیر ہے۔ قلبی راحت وسکون کے ساتھ اس عارضی کائنات میں زندگی بسر کرنے کے لیے مثلِ چراغ ہیں۔

عبدالعزیز خالدؔ مزید کہتے ہیں:

ہے وہ نیکی بھی بُرائی ،دل گدازی کی جگہ
آدمی کو کبر ونخوت میں کرے جو مبتلا[38]

عبدالعزیز خالدؔ نے آداب وفضائل، شرم وحیا، صدقہ وغیرہ کے مضامین وموضوعات کو حکمت نہج البلاغہ کے حوالے سے شعروں میں ڈھالا ہے اشعار دیکھیے:

مثلِ آداب و فضائل کے کوئی زیور نہیں
پردہ پوشِ ہر خطا ہے جامۂ شرم وحیا[39]

صدقہ دے کر تنگ دستی میں کرو اللہ سے
اپنا سودا ، مانگ کر اس سے دلِ بے مدّعا[40]

عبدالعزیز خالدؔ نے ''بُوترابؑ'' ہیں عقل وخرد کے مضامین کے حوالے سے ایسے اشعار بھی قارئین کے لیے کہے ہیں، جو اپنی مثال آپ ہیں۔

درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجیے:

ہے قناعت ایسی دولت ہو نہ جس کا اختتام
عقل وہ ملبوس جو ہر وقت رہتا ہے نیا[41]

عقل کی ہوتی ہے غور و فکر سے صیقل گری
عقل پاتی ہے خدا کے خوف و خشیت سے جِلا[۴۲]

عبدالعزیز خالدؔ کی منقبت ''بُوتراب ؑ'' دراصل حضرت علیؑ کے ساتھ ان کی دلی محبت اور روحانی وابستگی کا عمدہ عشقیہ اظہار ہے۔ بُوترابؑ کے حوالے سے ڈاکٹر سلیم اختریوں رقم طراز ہیں:

''اس منقبت کے لیے عبدالعزیز خالدؔ نے جس رواں بحر کا استعمال کیا ہے، شاعر کے جذبات کی شدت کا ساتھ دے سکتی ہے۔ ویسے بھی نظم میں بحر کا انتخاب بہت اہم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ غزل میں تو گنتی کے چند اشعار ہوتے ہیں۔ اس لیے وہاں سنگلاخ زمیں میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا اور شاعر قافیے کے سہارے غزل مکمل کر لیتا ہے لیکن طویل نظم میں بحر کا استعمال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ مثنوی سحر البیان کی کام یابی کا ایک بڑا سبب اس کی بحر بھی ہے اسی طرح بوترابؑ میں بھی عبدالعزیز خالدؔ نے ایسی بحر استعمال کی ہے کہ معّرب اُسلوب کے باوجود بھی قاری کو کسی طرح رکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا۔''[۴۳]

عبدالعزیز خالدؔ ''بُوترابؑ ''حضرت علیؑ کے القابات واسمائے مبارک کا والہانہ انداز میں ذکر کیا ہے۔ پُرانے صحائف میں بھی حضرت علی علیہ اسلام کا اسم مبارک موجود ہے۔
''بوتراب'' کے درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجیے:

اُس کے القابات و اسما کا بیاں ہو کس طرح
جس کی شخصیّت میں پہنائیِ ارض و سما[۴۴]

وہ ہے جمجائیل و منصوم و شمائیل و سحاب
ہے بری انجیل میں ، توریت میں وہ ایلیا(۴۵)

ہے وُہ بطریس وادی ،کبکر ،قباطیسی ،اَصب
انجمن درانجمن دن رات جس کا تذکرہ (۴۶)

باب حِطہّ ہے اَبُو السبطین و ذُالقرنین ہے
جس کے ہاتھوں مَرحب و عنتر کی لکھی تھی قضا(۴۷)

عبدالعزیز خالدؔ القابات واسمائے حضرت علیؑ کے حوالے سے مزید کہتے ہیں:

وہ یُداﷲ ،صاحبِ رایت ،مُقیمُ الحُجۃِ
وہ شہید و شاہد و صادق، امامِ اولیاء(48)

حضرت علیؑ اَبُوالحسنین اور شیر خُدا ہیں۔ وُہ بُوالحسن، خیر الوصیّین، امام المتّقین ہیں۔

بُو محمد بھی کہیں اس کو اَبُو الحسَنین بھی
دَابۃُ الجنّت وہی ہے، ہے وہی شیر خُدا(49)

بُو الحسن ، خَیرُ الوصّیین واَمام المُتقین
جس کے شانوں پر رِدا،دستِ مبارک میں لوا(50)

عبدالعزیز خالدؔ نے منقبت ”بُو ترابؑ “ میں حضرت علیؑ کے بے مثال شجاعت کا ذکر ہے۔ حضرت علی علیہ اسلام شیر خُدا اور شجاعت میں لاثانی مقام کے حامل ہیں۔ آپؑ فاتح خیبر اور جانثار رسول کریم ﷺ ہیں۔

عبدالعزیز خالدؔ کہتے ہیں:

فاتحِ خیبر وہی ہے صاحبِ قنبر وہی
مومنوں کا خود کو وہ یَعسُوب کہتا ہے بجا(51)

افواجِ پاک کا سب سے بڑا شجاعت کا نشاں "نشانِ حیدر" ہے۔

عبدالعزیز خالدؔ کہتے ہیں:

حیدرِ کرّار و صفدر کی شجاعت کا نشاں
ہے نشانِ حیدر افواجِ دیارِ پاک کا(52)

عبدالعزیز خالدؔ نادِ علیؑ کے حوالے سے کہتے ہیں:

نُور سے لکھتے ہیں تارے آسماں پر جس کا نام
پڑھتے ہیں نادِ علیؑ دم دم طیورِ خوش سرا (53)

حضرت علیؑ کی شجاعت مردانگی قوّتِ حیدری اور ذوالفقار کے حوالے سے عبدالعزیز خالدؔ "بُوترابؑ" میں یوں کہتے ہیں:

حیدری قوّت کا کس نانِ جویں پر ہے مدار
جس میں شامل ہوں حیا تینِ عفاف واتّقا(54)

لافتیٰ اِلاّ علی لاسیفَ اِلاّ ذُوالفقار
دامنِ کوہِ اُحد میں گونجے ہاتف کی صدا (55)

دُلدل کی برق رفتاری کا تذکر عبدالعزیز خالدؔ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

کیا کروں تعریف اس کے دُلدلِ طنّاز کی
گرم جو لانی میں ہمپو یۂ بادِ صبا(56)

ہے شعاعِ مہر کی رفتار سے جو تیز تر
لے سبق جس سے سبک تازی کا آصف برخیہ (57)

عبدالعزیز خالدؔ نے "بُوترابؑ" جیسی طویل نظم میں اپنے فکری خیالات عمدہ انداز میں پیش کیے ہیں۔ یہ شاعرِ ہفت زباں کی اپنے ممدوح کے ساتھ وہ رشتہ موۂت ہے جو اصل ایمان ہے۔ شاعر خالدؔ یقیناً حضرت علی علیہ اسلام کی

محبت سے سرشار ہیں اور ان کے قلم سے یہ اظہار الفاظ کے ذریعے ہو رہا ہے۔ڈاکٹر انور سدید عبد العزیز خالدؔ کی نظم نگاری کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:

"عبد العزیز خالدؔ کی نظم نگاری کا رشتہ بھی ماضی قدیم سے وابستہ ہے۔یونانی علم الاصنام اور دیومالا اُن کی شاعری کے اہم ماخذات ہیں۔اُنھوں نے اسلامی نظریے کے فروغ و تبلیغ کا فریضہ اختیار کیا۔تو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ اکرامؓ کے اوصاف جمیلہ کو بھی قادر الکلامی سے اُردو نظم میں پیش کیا۔"(58)

عبد العزیز خالدؔ اُردو شاعری کی ایک توانا آواز ہیں۔علّامہ عبد العزیز میمنؔ میں ان کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

"میں نہیں کہوں گا کہ عبد العزیز خالدؔ اس دور کے ممتاز و بے مثال اسلامی شاعر ہیں بلکہ پوری اُردو شاعری کی تاریخ میں مجھے کوئی اسلامیات اور عربی کا اتنا ماہر اور باخبر شاعر و ادیب معلوم نہیں۔"(59)

مندرجہ ذیل اشعار عبد العزیز خالدؔ کی "بُوترابؑ" میں محبت علی علیہ السلام کا منفرد والہانہ اظہار ہیں۔

جس کو اپنائیت سے کہتا ہے پیمبرؐ: بُوتراب!
اس کی ہمتائی کا دعویٰ بے سر وپا ادّعا(60)

شاعرِ لغت عبد العزیز خالدؔ نے جہاں نعتیہ مجموعوں میں سرکار دو عالم ﷺ سے اپنے والہانہ عشق کا اظہار کیا ہے وہاں مناقب کے حوالے سے بھی وہ اپنی مثال آپ ہیں صحابہ کرامؓ سے عبد العزیز خالدؔ کی محبت باکمال ہے۔ان کی منقبت "بُوترابؑ" میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ان کی دلی محبت اور روحانی وابستگی کا اظہار ہوتا ہے۔منقبت "بُوترابؑ" کا فنی جائزہ درج ذیل ہے۔

منقبت "بُوترابؑ" میں عبد العزیز خالدؔ نے تلمیحات کا عمدہ انداز میں استعمال کیا ہے۔گویا "بُوترابؑ" میں تلمیحات کا بکثرت استعمال شاعر ہفت زبان کی زبان دانی اور وسعتِ مطالعہ پر دال ہے۔اس حوالے سے درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجئے:

وہ امامِ راستیں، چارم امیر المومنین
جو ثنا خوانِ ابو بکر و عمر ہے برملا(61)

لافتیٰ الاّ علی لاسیفَ الاذُوالفقار
دامنِ کوہِ اُحد میں گونجے ہاتف کی صدا(62)

کیا کریں تعریف اُس کے دُلدلِ طنّاز کی
گرم جولانی میں جو ہمپویۂ بادِصبا(63)

ہے شعاع مہر کی رفتار سے جو تیز تر
لے سبق جس سے سبک تازی کا آصف برخیہ (64)

عبد العزیز خالدؔ نے "بُوترابؑ"میں ان تلمیحات کا استعمال بہت عمدہ اور پُر تاثیر انداز میں کیا ہے مزید اشعار ملاحظہ کیجئے:

گو ملے مشکل سے قُوّتِ لایُموت اس کو مگر
حاتم طائی ہے اس کے آشنانے کا گدا (65)

ہے ولادت گاہ جس کی بیتِ معمورِ حرم
وہ علی ابنِ ابی طالب وہ شاہِ لافتیٰ(66)

عبد العزیز خالدؔ نے فاتح خیبر، قنبر، سُودۃ بنتِ عُمارہ، بنتِ عکرِشہ ایسی تلمیحات کا خوب صورت استعمال کیا ہے:

فاتح خیبر وہی ہے صاحبِ قنبر وہی
مومنوں کا خود کو یَعسُوب کہتا ہے بجا(67)

ماہر القادری عبد العزیز خالدؔ کی تلمیحات کے حوالے سے یوں راقم طراز ہیں:

”جہاں تک تلمیحات کا تعلق ہے۔اس صنف میں وہ تمام اُردو شاعری میں منفرد ہیں۔کیسی کیسی حسین تشبیہیں اور تلمیحات ہیں جو اُردو شاعری کے قالب میں ڈھل کر سحر حلال بن گئی ہیں ان نظموں کا پس منظر اور پیش منظر سمجھنے کے لیے مختلف قوموں اور ملکوں کی تہذیب و تمدّن کا مطالعہ ضروری ہے۔“(68)

عبدالعزیز خالؔد کی نعت گوئی اور منقب نگاری کے حوالے سے معروف خالؔد شناس ڈاکٹر نواز کنول یوں رقم طراز ہیں:

”نعت کے ساتھ ساتھ عبدالعزیز خالؔد نے منقبت نگاری میں بھی ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے ”ثانی لاثانیؓ“ اور ”بُوترابؑ“ اُن کی محبت کا ثبوت ہیں۔بلاشبہ وہ حمد، نعت اور منقبت میں منفرد علمی وادبی حیثیت کے حامل ہیں۔“(69)

عبدالعزیز خالؔد نے ”بُوترابؑ“ میں تشبیہات واستعارات کا بخوبی استعمال کیا ہے۔درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجئے:

ہے شعاعِ مہر کی رفتار سے جو تیز تر
لے سبق جس سے سبک تازی کا آصف برخیہ(70)

کیا کروں تعریف اس کے دُلدُلِ طنّاز کی
گرم جولانی میں جو ہمپویۂ بادِ صبا(71)

عبدالعزیز خالؔد نے حمد و نعت و مناقب میں نادر تراکیب اور تشبیہات واستعارات کے استعمال سے اُردو شاعری کے وقار اور اس کی قدر میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔

درج ذیل اشعار دیکھیے:

سُرمگیں آنکھوں میں نُورِ طُور وفاران و سعیر
رُوئے تاباں میں تباشیر و شہاب ”والضّحیٰ“(72)

سر بڑا ،ابرو کماں ،گردن صراحی دار ہے
رنگ گہر اگندمی ہے پیٹ آگے کو بڑھا(۷۳)

سانس پر جس کے دَمِ عیسیٰ کا ہوتا ہے گماں
خاک جس کے دَر کی رکھتی ہے خواصِ کیمیا(۷۴)

درج ذیل اشعار میں گردِراہ، آب وتابِ کہکشاں،اورنگِ زریّں، کوزۂ گِل تشبیہات کو عبدالعزیز خالدؔ نے بہت عمدگی سے استعمال کیا ہے:

جس نے گردِراہ کو دی آب و تابِ کہکشاں
جس نے بخشا مُفلسی کو اعتبار و انمتا(۷۵)

بوریا جس کے لیے اورنگِ زرّیں پوش ہے
خلعتِ شاہانہ جس کا یک پیوندی قبا(۷۶)

کوُزۂ گلِ کو دیا جس نے فروغِ جامِ جم
جس نے درویشی کو ہمدوشِ سلیمانی کیا(۷۷)

عبدالعزیز خالدؔ منقبت ”بُوترابؑ“ میں عربی زبان کا بخوبی استعمال کیا ہے۔اس منقبت میں شاعر نے عربی مصرعوں کا بکثرت استعمال کیا ہے۔بُوترابؑ“ میں سہل پسندی کے نمونوں کے ساتھ ساتھ عربی مصرعوں کے استعمال سے مشکل پسندی بھی موجود ہے۔عربی مصرعوں پر مشتمل شعری نمونے ملاحظہ کیجئے:

مالک اشترِ کو سمجھائے رعایا کے حقوق
لَا تکونَنَ عَلَیھِم انتَ سَبعاً ضَاریا!(78)

لاغِنیٰ کا لعَقلِ، العَقل حُسامٌ قاطعٌ
عقل کرتی ہے مقام کبر یا سے آشنا(79)

عبد العزیز خالدؔ شاعری زبان کے استعمال کے حوالے سے ڈاکٹر عبد السلام خورشید رقم طراز ہیں:

"السنہ شرقیہ میں انھیں گہرا ادراک حاصل ہے۔ بالخصوص عربی زبان میں، اپنے کلام میں عربی کے الفاظ کو اس چابک دستی سے سموتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ موضوع کا تقاضا ہو تو ہندی کے الفاظ بھی اس خوبی سے استعمال کرتے ہیں کہ پڑھنے والے عش عش کر اُٹھتے ہیں۔"(80)

عبد العزیز خالدؔ نے "بُوترابؑ" میں سادہ اسلوب بھی اپنایا ہے۔ گو کہ مشکل پسندی کے باعث ان کی سادہ گوئی کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ "بُوترابؑ" میں سادگی کی عمدہ مثالیں موجود ہیں۔

درج ذیل اشعار دیکھیے:

کربلا کے شہزادے کھیلے اس کی گود میں
کب سے جن کے خون کی پیاسی تھی ارضِ نینوا(81)

ہے وہ میرے واسطے ہارونِ موسیٰ کی طرح
آخرت میں اور دُنیا میں وہ بھائی ہے میرا(82)

حیدرِ کرّار و صفدر کی شجاعت کا نشان
ہے نشانِ حیدر افواجِ دیار پاک کا(83)

نُور سے لکھتے ہیں تارے آسمان پر جس کا نام
پڑھتے ہیں نادِ علیؑ دم دم طیور خوش سرا(84)

عبدالعزیز خالدؔ نے اپنی شاعری میں تشبیہات واستعارات، تلمیحات اور تراکیب کا برمحل اور مناسب استعمال کیا ہے۔اقبال سلیم گاھندری اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"عبدالعزیز خالدؔ نے اپنی شاعری کے ذریعے تنگنائے شعر کو بحرِ ناپیدا کنار ہی نہیں بلکہ اس میں اتنی وسعت اور گہرائی پیدا کی کہ ان سے پہلے ادب میں اس کا تصوّر نہیں ملتا۔ان کے شعروں میں بعض نئ عربی، فارسی ترکیبیں اس طرح بے ساختہ اور بے حجابانہ سامنے آتی ہیں کہ پڑھنے والا بے اختیار ان کی معنویت پر دنگ رہ جاتا ہے۔اس کے ساتھ بعض سنسکرت اور ہندی ترکیبوں کی آفرینش بھی پڑھنے والوں کو مسحور کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔"(85)

اب درج ذیل اشعار ملاحظہ کیجئے:

وہ کہ ہے جس کے جگر گوشوں کے خونِ ناب سے
لالہ فام اب تک بساطِ ریگِ دشتِ کربلا(86)

کوزہ گل کو دیا جس نے فروغ جام جم
جس نے درویشی کو ہم دوشِ سلیمانی کیا(87)

ڈاکٹر سلیم اختر "بوترابؑ" کے بارے میں اپنی ناقدانہ رائے کا کچھ یوں اظہار کرتے ہیں:

"بوترابؑ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضور منقبت ہے۔ شاعرِ موصوف (عبدالعزیز خالد) نے اس کتاب میں اُردو کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی کے امتزاج کا ایک نیا تجربہ کیا ہے۔ جابجا قرآنی آیات اور احادیث بھی شامل کی گئ ہیں مختصر یہ کہ "بوترابؑ" حیدر کرارؓ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے ایک منفرد منظوم نذرانۂ عقیدت ہے"(۸۸)

عبدالعزیز خالدؔ نے "بوترابؑ" میں فکری وفنی حوالے سے اپنی علمیت، وسعتِ مطالعہ، زبان دانی، عربی زبان پہ مہارت، نادر تراکیب، تشبیہات واستعارات تلمیحات کا استعمال، عربی مصرعوں اور مکمل عربی شعروں، اسلوبِ سادہ،

مشکل پسندی، مختلف زبانوں پہ عبور اور ان کے الفاظ کی بر محل اور مناسب استعمال کے ساتھ ساتھ اپنے ممدوح کے فضائل و شمائل، سیرت و کردار، شجاعت، جانثاری خدماتِ اسلام ،کارنامے ،علم و فضل ،حق و صداقت واقعہ کربلا، نہج البلاغہ ،درس حکمت ،بابُ العلم ،باب الحکمۃ کی عظمت اور شان کا والہانہ تذکرہ کیا ہے۔

عبدالعزیز خالدؔ عصرِ حاضر کے ایک معروف منقبت نگار ہیں۔منقبت نگاری کے میدان میں ان کی طویل نظم نگاری بھی منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی منقبت ''بُو ترابؓ'' ۱۳۱۴اشعار پہ مشتمل ہے۔ طویل نظم نگاری کی روایت میں یہ منقبت عبدالعزیز خالدؔ کو فکری وفنی حوالے سے بلند مقام اور انفرادیت کا حامل ٹھہراتی ہیں۔بلاشبہ عبدالعزیز خالدؔ عصر حاضر کے ایک بڑے منقبت نگار ہیں اُردو شاعری میں اُن کا نام اس حوالے سے معتبر اور زندہ رہے گا۔

حوالہ جات

1. انور سدید،ڈاکٹر،اردو ادب کی مختصر تاریخ،لاہور:اے ایچ پبلشرز،اپریل۱۹۹۶ء،ص۵۴۵
2. عبدالسلام خورشید، ارمغان خالد، مرتبہ:ڈاکٹر نصیر احمد ناصر،لاہور:مقبول اکیڈمی،۱۹۸۸ء،ص ۳۶۴
3. عبدالعزیز خالدؔ،بوترابؑ،لاہور:شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز،۱۹۸۵ء،ص23
4. ایضاً
5. ایضاً،ص22
6. ایضاً،ص7
7. ایضاً
8. ایضاً
9. ایضاً،ص8
10. ایضاً
11. ایضاً22
12. ایضاً
13. ایضاً،ص10
14. ایضاً
15. ایضاً،ص17
16. ایضاً،ص20
17. ایضاً،ص9
18. ایضاً
19. ایضاً،ص17
20. ایضاً،ص47

21. ایضاً
22. ایضاً
23. ایضاً
24. ایضاً، ص48
25. ایضاً، ص51
26. ایضاً، ص47
27. ایضاً، ص48
28. ایضاً
29. ایضاً
30. ایضاً
31. ایضاً
32. ایضاً، ص21
33. ایضاً، ص22
34. ایضاً، ص25
35. ایضاً، ص24
36. ایضاً، ص36
37. ایضاً
38. ایضاً، ص37
39. ایضاً، ص38
40. ایضاً
41. ایضاً، ص40
42. سلیم اختر، ڈاکٹر، ارمغان خالد، ص۲۴۳
43. عبدالعزیز خالد، بوترابؑ، ص20

44. ایضاً
45. ایضاً،ص22
46. ایضاً،ص20
47. ایضاً،ص22
48. ایضاً
49. ایضاً
50. ایضاً،ص23
51. ایضاً،ص24
52. ایضاً،ص53
53. ایضاً،ص53
54. ایضاً،ص50
55. ایضاً
56. ایضاً
57. ایضاً،ص
58. انور سدید،ڈاکٹر،اردوادب کی مختصر تاریخ،ص۵۲۵
59. علّامہ عبدالعزیز میمن، تحریریں خالدؔ نمبر ۲،ص115
60. عبدالعزیز خالد،بوترابؑ،ص33
61. ایضاً،ص50
62. ایضاً
63. ایضاً
64. ایضاً
65. ایضاً،ص10
66. ایضاً،ص23

67. ایضاً، ص47

68. ماہر القادری، مولانا، تحریریں، خالدؔ نمبر مارچ، اپریل، ۱۹۷۵ء، ص381، 382

69. محمد نواز کنول، ڈاکٹر، عبدالعزیز خالدؔ کی مذہبی شاعری، لاہور: اظہار سنز، ۲۰۱۵ء، ص۱۰۶

70. عبدالعزیز خالد، بوترابؓ، ص50

71. ایضاً

72. ایضاً

73. ایضاً

74. ایضاً

75. ایضاً، ص13

76. ایضاً

77. ایضاً

78. ایضاً، ص15

79. ایضاً، ص27

80. عبدالسلام خورشید، ڈاکٹر، تحریریں خالدؔ نمبر ا، ص407

81. ایضاً، ص48

82. ایضاً، ص47

83. ایضاً، ص53

84. ایضاً

85. اقبال سلیم گاھندری، تحریری عبدالعزیز خالدؔ نمبر ا، مارچ، اپریل ۱۹۷۵ء، ص382، 381

86. عبدالعزیز خالد، بوترابؓ، ص48

87. ایضاً، ص13

88. سلیم اختر، ڈاکٹر، ارمغانِ خالد، ص ۲۴۴